سبب شروع ہونے اذان کے دو ہین پہلا یہ کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو بیت المقدس
مین تشریف لیگئے وہان حضرت جبرئیل نے اذان اور اقامت کہی اور حضرت صلعم نے امامت پیغمبرون کی کی دوسرا یہ کہ عبد اللہ
بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت صلعم نے سنکھ بجانے کا حکم دیا تاکہ لوگ نماز کے لیے جمع ہون اور حال یہ کہ مین سوتا تھا خواب
مین دیکھا کہ ایک شخص سنکھ لیے ہوئے میرے پاس گذرا مین نے کہا اے بندہ خدا کے اسکو تو بیچیگا اوس نے کہا کیا کروگے لیکے
کہا اس سے ہم نماز کی طرف لوگون کو بلاوینگے تب اوس نے کہا مین تمکو ایک چیز اس سے بہتر بتلاؤن مینے کہا بہت خوب
تب اوس نے اذان اور اقامت تعلیم کی جب صبح ہوئی مین حضرت کی خدمت مین آیا اور یہ خواب بیان کیا آپنے فرمایا
یہ خواب سچا ہی اگر اللہ نے چاہا پس اوٹھ اور سکھا دے بلال کو جو کچھ کہ دیکھا ہی تو نے تا اذان کہے اسواسطے کہ آواز
اوسکی بلند ہی تیری آواز سے پس مین کھڑا ہوا اور بلال کو سکھاتا تھا اور بلال اذان کہتے تھے پس جب حضرت عمر نے
اپنے گھر سے اذان سنی تو نکلے اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قسم ہی اوسکی کہ آپکو نبی
برحق کیا ہی مینے خواب مین دیکھا مثل اسکے کہ دیکھتا ہون حضرت صلعم نے فرمایا اللہ ہی کیواسطے سب حمد ہی اور یہ جو پہلے سال
ہجرت سے واقع ہوا **تتمہ** حدیث مین آیا ہی کہ موذن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپکے پاس آیا
تاکہ نماز صبح سے آگاہ کرے آپکو سوتے پایا اوس نے کہا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ حضرت عمر نے حکم کیا کہ اس
کلام کو اذان صبح مین داخل کرے **فائدہ عجیبہ** کنز العبادین لکھا ہی جو پہلے موذن کہے اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو سننے والا کہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی رحمت بھیجے خدا اوپر تمھارے
یا رسول اللہ جو دوسری بار سنے تو یہ کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی ٹھنڈک آنکھ میری کی
تجھسے یا رسول اللہ پھر ناخن دونون انگوٹھون کے آنکھ پر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ
وَالْبَصَرِ یعنی اے اللہ نفع دے مجھکو سننے اور دیکھنے سے اور اصل اسکی قصص الانبیاء اور مونس الابرار مین لکھی ہی
خلاصہ اسکا یہ ہی کہ آدم علیہ السلام مشتاق ہوئے دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت مین اور طلب کیا دیدار
آنحضرت کا پس ظاہر کیا حق تعالی نے نقشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سطح دونون ناخن آدم علیہ السلام مین مثل آئینے کے
پس چوم لیا حضرت آدم نے دونون ناخن اپنے کو اور آنکھون پر لگایا پس ہو گئی اصل اسکی اولاد کے لیے
سوال کیا سبب اور حکمت ہی کہ اذان مین پہلے چار بار اللہ اکبر اور پھر دو دو مرتبہ اور کلمات اور اخیر مین ایک بار لا الہ الا اللہ

بدون محمد رسول اللہ کے کہتے ہین جواب توحید و عبادت خدا کی موقوف ہی اوپر جاننے چار صفت اللہ
کے علم اور قدرت اور رحمت اور شرف پس چار بار اللہ اکبر کہنا ان چارون صفت کی طرف اشارہ ہی یعنی اوسکے یون
ہین اللّٰہ اکبر علماً یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی علم کے اللّٰہ اکبر قدرۃً یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی قدرت کے اللّٰہ
اکبر رحمۃً یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی رحمت کے اللّٰہ اکبر شرفاً یعنی اللہ بہت بڑا ہی از روی شرف کے جب ان اوصاف کے
ساتھ خدا کو جانا اور یاد کیا تب اوسکی توحید معلوم ہوئے اور توحید دو قسم ہی ایک توحید وجود مین دوسری توحید عبادت
مین پھر اوسکو ان دونون توحید کے ساتھ یاد کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی گواہ ہون مین
اسکا کہ نہین کوئی خدا موجود سوا اللہ کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی گواہ ہون مین اسکا کہ نہین
کوئی خدا مستحق عبادت کے سوای اللہ کے جب وہ معبود کو ان اوصاف کے ساتھ جانا اور رسائی اوسکی
حضور تک نہین ہو سکتی تو ایک واسطہ یعنی رسول چاہیے کہ اوسکے وسیلے سے طریق اوسکی عبادت کا معلوم
ہو اور رسول کی دو صفت ہین ایک تو فقط پیغام پونچاوے دوسری یہ کہ خلق حقیقی تک پونچاوے تو رسول کو
دونون صفت کے ساتھ یاد کیا اور کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہ ہون مین اسکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہین کہ پیغام حق کا پونچاتے ہین اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ
کے ہین کہ حق تک پونچاتے ہین پس لازم ہوا کہ فرمانبرداری اوس رسول کی بجا لاوے تاکہ حق تک پونچاوے
اور فرمانبرداری بدن سے اور دل سے ہوتی ہی اسیواسطے کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یعنی آؤ تم نماز پر اپنے بدنون
کے ساتھ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یعنی آؤ تم نماز پر اپنے دلون کے ساتھ پھر اوسکے بعد ثمرہ و فائدہ اس عمل
کا بیان کیا جاتا ہی اور ثمرے دو ہین ایک دنیوی دوسرا اخروی پس کہا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی آؤ تم مراد
ملنے پر دنیا مین ساتھ درستی نفس اور حال کے عوام کے واسطے اور لذت مناجات اور مشاہدہ حق کے
واسطے خواص کے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی آؤ تم مراد ملنے پر آخرت مین ساتھ آسانی سختی کے قیامت مین اور
نجات دوزخ سے اور پہلے اللہ اکبر طلب حاجات کیواسطے تھا اور اب کہ فیض نبوی حاصل کیا اور معرفت کا مرتبہ
مشرف ہوا تو اب محض خلوص کیواسطے پھر کہا اَللّٰهُ اَکْبَرُ یعنی خدا بڑا ہی نہایت برتر اپنی ذات اور صفات
مین اَللّٰهُ اَکْبَرُ یعنی خدا بڑا ہی سب تاثیر کمالات اوسکے کہ اسکا ظاہر عالم مین [illegible] اس معرفت کا نہایت

ظہور حق ہی تو ہے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی نہین کوئی ثابت خارج مین بحسب حقیقت کے بالذات اور نہین ظاہر اپنے سب کمالات کے ساتھ بالاصالۃ سوای خدا کے چونکہ بیان اس کلمے سے یہ معنی ثابت ہوئے کہ حقیقت مین کوئی شی نہین سوای خدا کے تو بیان اب گنجایش وسیلے کی نہین اسواسطے پھر محمد رسول اللہ کا ذکر کیا بخلاف اوسکے کہ وہان توحید عبادت کا بیان تھا اور انتظام عبادت کا بغیر رسول کے تمام نہین ہوتا اسواسطے وہان ذکر کیا اور عقیدۃ الصلوۃ مین لکھا ہے کہ حاصل دوبار کہنے اشہد ان لا الہ الا اللہ کا اول بار گواہی ہے توحید کی زبان سے دوسری بار دل سے اور اشہد ان محمد رسول اللہ مین اول گواہی نبوت پر زبان سے اور دوسرے دل سے اسیطرح حی علی الصلوۃ مین پہلی بار آنا طرف نماز کے ہے تن سے دوسری بار دل سے اور حی علی الفلاح مین پہلی بار آنا مراد ملنے پر تن سے دوسری بار دل سے واللہ اعلم بالصواب

فصل ۱۵ پندرھوین بیان فرائض اور واجبات نماز کے

مسئلہ نماز مین تیرہ فرض ہین چھ باہر نماز کے اوسکو شرط کہتے ہین سات اندر نماز اوسکو رکن کہتے ہین جو باہر نماز کے ہین یہ ہین ایک طہارت کپڑی کی دوسرے طہارت بدن کی تیسرے طہارت مکان کی حق تعالی فرماتا ہے وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ وَالرُّجْزَ فَاہْجُرْ یعنی کپڑے اپنے پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ جب تاکید طہارت کپڑے کی ہے تو اس سے طہارت بدن اور مکان کی بدرجہ اولی بوجھی گئی چوتھے ستر عورت خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ یعنی لو تم اپنی رونق اور لباس ہر نماز کے وقت پانچوین استقبال قبلہ فَوَلِّ وَجْہَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پس پھیر منہ اپنا طرف مسجد حرام کے چھٹے نیت وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ یعنی اور پکارو اوسکو نری اوسکی حکم برداری کرتے ہوئے اور سات اندر نماز کے یہ ہین ایک تکبیر تحریمہ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ یعنی اور اپنے رب کی بڑائی بول دوسرے قیام وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ یعنی اور کھڑے ہو اللہ کے واسطے ادب سے تیسرے قراءت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی سو پڑھو جتنا آسان ہو قرآن سے چوتھے رکوع پانچوین سجدہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا یعنی ای ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو **فائدہ** یہود کو حکم فقط سجدے کا تھا رکوع کا نتھا اور نصاری کو حکم رکوع کا تھا سجدے کا نتھا بعض کتابون مین ہے کہ اس امت مین بھی ابتدا مین حکم فقط قیام اور قعود کا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی رکوع اور سجدہ فرض ہوا چھٹے قعدہ اخیر ساتوین خروج بصنعہ یعنی نماز سے باہر آنا

اپنے کسی فعل سے قصدًا اور ثبوت ان دو فرضون کا قرآن مجید سے نہین ہوا **سوال** سجدہ دو بار نماز کا کیسا ہی
جواب یہ بھی فرض ہی ثابت ہی حدیث سے **سوال** دوسرے سجدے مین کیا سِر ہی **جواب** شیطان کو
حکم سجدے کا ہوا انکار کیا مردود ہوا ہم دو سجدے کرتے ہین اوسکی مخالفت کیواسطے سجدہ پہلا اشارہ ہی کہ اس خاک سے
پیدا ہوئے ہین دوسرا سجدہ اشارہ ہی کہ پھر اسی خاک مین جانا ہی اور سجدہ پہلا واسطے شکر نعمت ایمان کے ہی
اور دوسرا سجدہ واسطے بقای ایمان کے اور پہلا سجدہ اطاعت امر حق کے ہی دوسرا سجدہ شکر کا ہی اوپر اطاعت
امر حق کے **سوال** وجوب سجدۂ تلاوت مین کیا سِر ہی **جواب** جب بنی آدم آیت سجدے کی پڑھتا ہی
اور سجدہ کرتا ہی شیطان چلاتا ہی اور روتا ہی کہ بنی آدم کو سجدے کا حکم ہوا وسنے کیا اوسکو جنت ملی اور مجکو سجدے
کا حکم ہوا مینے انکار کیا مجکو دوزخ ہی **سوال** سجدہ سہو ترک واجب و تاخیر فرض سے کیون واجب ہوا
جواب اسواسطے کہ نماز مین جو کچھ بسبب ترک واجب یا تاخیر فرض کے نقصان ہوا ہی سجدۂ سہو سے پورا ہو جاے
سوال سب فرائض نماز کے قرآن مجید مین ایک ہی جگہ مثل فرائض وضو کے کیون نہ بیان کیے گئے **جواب**
ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ تا قرآن مین اکثر ذکر نماز کا آوے اور بندون کو آگاہی ہوتی رہے اور جو علما کہ تلاش
کرکے یہ فرائض تمام قرآن سے نکالین ثواب پاوین واللہ اعلم **مسئلہ** واجبات نماز کے بارہ ہین قرارت
فاتحہ اور ضم سورہ اور ترتیب ارکان اور قعدۂ اولی اور التحیات دونون قعدے مین اور لفظ سلام کے ساتھ نماز
تمام کرنا اور دعا قنوت وتر مین اور تکبیرات عیدین اور مقرر کرنا دو رکعت پہلی کا واسطے قرارت کے اور جہر یعنی آواز بلند
پڑھنا نماز جہری مین امام کو اور خفا یعنی آہستہ پڑھنا نماز سرّی مین اور تعدیل ارکان یعنی ٹھہرنا رکوع اور سجود
مین اور درمیان رکوع اور سجود اور دو سجدون کے اور اداے اسکا باندازہ ایکبار سبحان ربی العظیم کے جیسی طرح
کہ آیا ہی حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد مین اور حضرت ایک طرف مسجد کے بیٹھے ہوئے تھے
پس اوسنے نماز پڑھی پھر آیا حضرت کی خدمت مین اور سلام کیا پس کہا حضرت نے وَعَلَيْكَ السَّلَام لوٹ جا
اور پھر نماز پڑھ گویا کہ تونے نماز ہی نہین پڑھی پس اوس شخص نے پھر نماز پڑھی پس آیا حضرت کے حضور مین
اور سلام کیا حضرت نے کہا وعلیک السلام لوٹ جا پھر نماز پڑھ گویا کہ تونے نماز نہین پڑھی پس تیسری بار اوسنے
کہا کہ سکھا دیجیے مجھے یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب کھڑا ہو واسطے نماز کے پس پورا کر وضو پھر مونہہ کعبہ کی طرف

کرکے کھڑا ہو پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو کچھ کہ آسان ہووے تجھے قرآن سے پھر رکوع کر یہان تک کہ اطمینان ہو جاوے
رکوع مین پھر سر اوٹھا اور سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر یہان تک کہ سجدے مین اطمینان حاصل ہو پھر سر
اوٹھا اور مطمئن بیٹھ جا پھر سجدہ کر یہان تک کہ سجدے مین اطمینان ہو پس سر اوٹھا یہان تک کہ مطمئن ہوکے
بیٹھ اسی طرح تمام نماز پڑھ الغرض نماز کو بہت اچھی طرح سے پڑھنا چاہیے اور سب فرض اور واجب اور
سنت اور مستحب کا لحاظ رکھنا چاہیے اور ہر ایک کو خوب ادا کرنا چاہیے اور ادب کو بھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیے
اسواسطے کہ ترک ادب پہونچاتا ہی ترک سنت تک اور ترک سنت پہونچاتا ہی ترک واجب تک اور ترک واجب
پہونچاتا ہی ترک فرض تک اور ترک فرض پہونچاتا ہی انکار فرض تک اور انکار فرض پہونچاتا ہی کفر تک معاذ اللہ منہ
اور مفسدات اور محرمات اور مکروہات نماز سے کہ ان سب کی تفصیل بڑی کتابون فقہ مین ہی بچنا چاہیے تاکہ نماز
مرتبہ مقبولیت مین واقع ہو **فائدہ** جو لوگ نماز خوب پڑھتے ہین اور اچھی طرح ادا کرتے ہین اور
وظیفہ بھی پڑھتے ہین اونکی نماز قیامت مین بشکل حسین اور خوبصورت پر نور اور لباس پہنے ہوئے
آویگی اور جو لوگ وظیفہ نہین پڑھتے انکی نماز بلا زیور آویگی اور جو لوگ اچھی طرح سے نماز نہین ادا
کرتے اور ارکان اور سنن وغیرہ مین قصور کرتے ہین اونکی نماز بعضی لنگڑی بعضی لولی بعضی اندھی بعضی
کانی بعضی نکٹی بعضی نوچی ہوئی آویگی اور قابل قبول درگاہ رب العزت کے نہین ہوگی بلکہ ایسی نماز
موجب شرم اور ندامت کی ہوگی **سوال** اسکی کیا وجہ ہی کہ نماز ظہر اور عصر مین قرأت آہستہ اور نمازون مین
باواز بلند پڑھنا واجب ہی **جواب** ابتدا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازین باواز بلند پڑھتے تھے لیکن
ظہر اور عصر کے وقت کفار پڑھنا سنکے اوسکی نقلین کرتے اور ایذا دیتے تب حضرت ان دونون وقت مین آہستہ پڑھنے لگے
اور دوسرے وقتون مین کفار نا آتے تھے اوسوقت باواز بلند پڑھتے رہے پھر یہی حکم ہمیشہ کے واسطے باقی رہا **فائدہ**
درمختار مین ہی کہ جو فعل نماز مین مثل فرض ہی وہ واجب ہی اور جو فعل مثل واجب ہی وہ سنت ہی اور ترک فرض سے نماز
فاسد ہوتی ہی اعادہ اوسکا فرض ہی اور ترک واجب سے نماز ناقص مکروہ تحریمی ہوتی ہی اعادہ اوسکا واجب ہی
اور ترک سنت سے نماز قریب کراہت ہوتی ہی اعادہ اوسکا سنت ہی

فصل ۱۶ بیان امامت اور جماعت مین

مسئلہ جماعت سنت مؤکدہ ہی اور بعضون کے نزدیک واجب ہی حضرت نے فرمایا کہ نماز جماعت سے اکیلے کی نماز سے فضیلت رکھتی ہی

نماز منفرد کے ستائیس درجے اور فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے مقرر
مینے قصد کیا تھا یہ کہ حکم کرون مین کہ لکڑی خشک جمع کیجاے پھر حکم کرون مین واسطے نماز کے کہ اذان
دی جاے پس حکم کرون مین ایک شخص کو کہ امامت کرے آدمیون کی پھر جاؤن مین اون مردون کی طرف کہ نماز
مین نہین حاضر ہوتے اور جلادون اونکو اور اونکے گھرون کو قسم ہے اوسکی کہ جان میری اوسکے دست قدرت
مین ہے اگر جانے ایک اونمین کا کہ وہ پاویگا ہڈی گوشت دار یا دو کھر فربہ بکریون کے تو عشا کے وقت آوے
یعنی یہ آدمی کہ نماز عشا مین نہین حاضر ہوتے ایسے طمعی اور پست ہمت ہین کہ اگر جانین مسجد مین کچھ چیز ملتی ہے تو آوین
کو دوڑے آوین اور نماز کے واسطے مونہہ چھپاتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی خدا کے واسطے چالیس روز نماز جماعت کے ساتھ
پڑھے اور تکبیر اولی پاوے لکھی جاتی ہے اوسکے لیے دو برات ایک برات دوزخ سے دوسری برات نفاق سے اور اگلے
بزرگان دین کا یہ حال تھا کہ اگر اونکی تکبیر اولی فوت ہوتی تو تین دن غم کرتے اور اگر جماعت فوت ہوتی تو سات
دن غم کرتے کہ لوگ اونکی تعزیت کو جاتے روایت ہے کہ جب حضرت معراج مین تشریف لیگئے ایک قوم کو دیکھا کہ فرشتے
اونکے سر پتھرون سے کوٹتے ہین حضرت جبرئیل نے کہا یہ حال اون لوگون کا ہے کہ نماز جمعہ اور جماعت مین سستی کرتے ہین
اور نماز وقت پر نہین ادا کرتے **سوال** سر جماعت کو کیا ہے **جواب** سر جماعت کا یہ ہے کہ جو مسلمان باہم
مجتمع ہوتے ہین تو شوکت اسلام کی ہے اور یہ جماعت مشابہ ہے جماعت ملائکہ سے اور جائز ہے کہ اونمین کوئی کامل ہو اوسکی
برکت سے سب کی نماز مقبول ہو ع بدان را بنیکان ببخشد کریم + اور سب مسلمانون کے انوار قلوب کے جمع ہونے سے
کثرت انوار باطن کی ہے اور سبکی نماز جمع ہوکر قوت پکڑکر موجب مقبولیت نماز کا ہو مثلاً بہت بال جمع کرکے رسی
بٹو تو رسی مضبوط ہوتی ہے اور ایک بال مین وہ مضبوطی ہرگز نہین ہوتی **مسئلہ** امامت افضل ہے اذان سے
لطیفہ بعض علما نے کہا اگر مین سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھون تو امام ابوحنیفہ ناخوش ہون اور نہ پڑھون
تو امام شافعی ناخوش ہون سو واسطے مین نے امامت کو اختیار کیا کہ دونون راضی رہین **مسئلہ** چاہیے جس سے لوگ
کراہت کرین وہ امامت نکرے حضرت نے فرمایا تین شخص کی نماز اوسکے سر سے اوپر نہین جاتی یعنی مقبول نہین
ہوتی ایک وہ مرد کہ امامت کرتا ہے اور لوگ اوس سے کارہ ہین دوسرے وہ عورت کہ شوہر اوسکا اوس سے ناخوش ہے اور تیسرے وہ
شخص کہ باہم ترک برادری کرین **مسئلہ** اولی واسطے امامت کے زیادہ عالم مسائل نماز کا ہے پھر قاری پھر

پرہیزگار پھر زیادہ سن والا اور پہلے صف مردون کی چاہیے پھر لڑکون کی پھر خنثی کی پھر عورتون کی اور
چاہیے صف کو خوب سیدھا اور درست کرین حضرت ﷺ نے فرمایا برابر کرو صفون اپنی کو مقرر برابر کرنا صفوف کا کمال
کرنے نماز سے ہے **فائدہ** جو امام کے پیچھے برابر ہوتا ہے اوسکو سو رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور جو داہنے ہوتا ہے اوسکو
پچہتر رکعت کا ثواب ملتا ہے اور جو بائین ہوتا ہے اوسکو پچاس رکعت کا ثواب ملتا ہے اور پیچھے والی صف کو فقط
پچیس رکعت کا ثواب ہوتا ہے خزانۃ الروایات مین لکھا ہے جو کوئی ترک کرے صف اول کو بخوف اسکے کہ تنگی ہوگی اون
لوگون کو سبب کھڑا ہوا دوسری صف مین دیگا اوسکو خدا مثل ثواب صف اول کے اور کچھ اوس سے کم نہوگا **مسئلہ**
چاہیے نماز فرض مسجد مین پڑھے کہ ثواب زیادہ ہوتا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا جو صبح کے وقت مسجد مین جاتا ہے یا شام کو وقت
مہیا کرتا ہے اللہ اوسکے واسطے تحفہ جنت جب صبح کو جاوے یا شام کو جاوے اور بہترین مکانون کا اللہ کے
نزدیک مسجد ہے اور بدترین مکانون کا بازار ہے اور جب مسجد مین جاوے پہلے داہنا پانون داخل کرے حضرت سفیان ثوری نے
ایکبار مسجد سے بائین پانون کو پہلے مسجد مین رکھا آواز غیب سے آئی یا ثور وہ بیہوش ہوگئے پھر توبہ کی اور
جب مسجد مین داخل ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی ای اللہ کھول میرے لیے دروازے
اپنی رحمت کے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے اور جب مسجد سے نکلے پہلے بائین پانو کو نکالے اور یہ کہے
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی ای اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون فضل تیرے سے اور مسجد مین
دنیا کی باتین نکرے اور سب آداب مسجد کے جیسے کہ بڑی کتابون مین لکھے ہین نگاہ رکھے حضرت ﷺ نے فرمایا ایک
زمانہ آویگا لوگون پر کہ باتین دنیا کی مسجد مین کرینگے پس اونکے پاس مت بیٹھنا اللہ کو اونکی کچھ حاجت نہین اور
کلام دنیا کا مسجد مین مٹاتا ہے نیکیون کو جیسے آگ خشک لکڑی کو کھاتی ہے شبہات ابن حجر مین لکھا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا
کہ مسجد مین داخل ہو تو اسکے کی دو خصلتین ہین چاہیے محافظت کرے ذکر خدا کی اور نگاہبانی کرے حضوری یا حق
کی پھر داخل کرے داہنے پانون کو اور جب داخل ہووے کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
وَعَلَى مَلَائِكَةِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَأَبْوَابَ رَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
اور سلام کرے اہل مسجد پر اور اگر کوئی نہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ وَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور نگذرے سامنے نماز پڑھنے والے کے

اور نہ داخل ہو گر ساتھ وضو کے اور نہ کام کرے کام دنیا کا اور نہ کلام کرے کلام دنیا کا اور نہ نکلے یہان تک کہ پڑھے
دو رکعت نماز اور کہے جب کھڑا ہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ **فائدہ** گھر مین یا دکان مین نماز پڑھنے سے ایک رکعت کا ثواب ایک ہی رکعت کا ہوتا ہے اور محلے
کی مسجد مین پچیس رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور جامع مسجد مین پانسو رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس مین پچاس
ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے اور مسجد نبوی مین پچاس ہزار رکعت کا ثواب ہوتا ہے اور مسجد حرام مین ایک لاکھ رکعت کا ثواب
ہوتا ہے **فائدہ** مسلک طیبی مین لکھا ہے امام پانچ ہین اور قبلے پانچ ہین امام تن کا محراب ہے اور امام روح کا قرآن
ہے اور امام قلب کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور امام فہم کا جبرئیل علیہ السلام ہے اور امام عقل کا میکائیل قبلہ بدن کا محراب
اور قبلہ روح کا بیت المعمور اور قبلہ دل کا عرش ہے اور قبلہ فہم کا کرسی اور قبلہ عقل کا کعبہ ہے اور بعض کتابون مین لکھا ہے
کہ قبلہ نماز کا کعبہ ہے اور قبلہ دعا کا آسمان ہے اسی واسطے دعا مین ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھاتے ہین

فصل چودھوین

بیان تراویح اور نوافل کے **مسئلہ** وتر مین تین رکعت واجب ہے حضرت صلعم نے فرمایا مقرر خدا وتر ہے دوست رکھتا
ہے وتر کو پس وتر پڑھو تم اے اہل قرآن **مسئلہ** اخیر رکعت وتر مین بعد سورۂ فاتحہ اور اخلاص کے رفع یدین کرکے
دعائے قنوت پڑھنی چاہیے اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ
عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ
يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَ
نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ یعنی اے خدا ہم
تجھسے مدد مانگتے ہین اور بخشش چاہتے ہین اور تجھی پر ایمان لاتے ہین اور تجھی پر بھروسا کرتے ہین
اور خوب تعریف کرتے ہین ہم تیری اور شکر کرتے ہین ہم تیرا اور ناشکری نہین کرتے ہم تیری اور چھوڑتے
اور ترک کرتے ہین اوسکو جو گناہ کرے تیرا اے خدا تجھی کو پوجتے ہین ہم اور تیرے ہی واسطے نماز پڑھتے ہین
اور سجدہ کرتے ہین اور تیری طرف دوڑتے ہین اور خدمت کرتے ہین اور امیدوار ہین رحمت تیری کے
اور ڈرتے ہین عذاب تیرے سے مقرر عذاب تیرا کافرون کے ساتھ ملنے والا ہے **مسئلہ** بعد وتر کے دو رکعت
نفل بیٹھکر پڑھے حضرت دو رکعت نماز بعد وتر کے بیٹھکر پڑھتے تھے پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین

قبل نماز پڑھتے تھے **مسئلہ** بارہ رکعت نماز سنت مؤکدہ ہین دو رکعت قبل فجر کے چار قبل ظہر کے اور دو بعد اوسکے
اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا کے حضرت ﷺ نے فرمایا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو خدا کے واسطے
ہر دن بارہ رکعت کہ نفل غیر فرض کے ہین یعنی سنت مؤکدہ ہین مگر بناتا ہے خدا واسطے اوسکے گھر جنت مین فجر کی
سنت کی بہت تاکید ہے حضرت ﷺ نے فرمایا دو رکعت فجر کی بہتر ہین دنیا و مافیہا سے **مسئلہ** چار رکعت قبل عصر اور
چار قبل عشا کے مستحب ہین بعض روایت ضعیف مین یون آیا ہے کہ کسی شخص نے حجاج بن یوسف کو کہ بڑا ظالم
تھا خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہے کہا اچھا حال ہے سنت عصر کی کبھی قضا نہ کرتا تھا اوسکے سبب سے چھٹکارا
پایا **سوال** نماز سنتون کا کیا فائدہ ہے **جواب** اصل مقصود نماز خصوص فرض سے حضوری ہے تو پہلے فرض
کی سنت کا یہ فائدہ ہے کہ اوسکو نماز کے ساتھ مناسبت پہلے سے ہو جائے اور دل وسوسہ شیطانی سے پاک ہو رہے
اور اثر غفلت کا دل سے جاتا رہے اور ایک نوع حضوری حاصل ہو جائے اور صلاحیت فرض کی حاصل ہووے
تو نماز فرض کی بہت خشوع اور حضور کے ساتھ ادا ہووے اسواسطے درمیان سنت اور فرض کے کلام دنیا کا ممنوع ہے کہ
دل طرف شغل دنیا ہو جاتا ہے اور پیچھے کی سنت کا یہ فائدہ ہے کہ جو کچھ قصور اور نقصان فرض مین واقع ہو سنت کی
جہت سے پورا ہو جائے اسواسطے بعد فرض کے سنت جلد پڑھنا چاہیے کہ مکمل فرض ہے **سوال** بعد نماز فجر اور عصر
کیون نماز سنت نفل مکروہ ہے **جواب** بعد نماز عصر اور فجر کے وقت پرستش آفتاب کا قریب ہو جاتا ہے کہ
کفار وقت طلوع اور غروب کے پوجتے ہین تو بسبب اونکی تشبیہ کے نماز مکروہ ہے نماز قضا البتہ بضرورت جائز ہے اسواسطے
کہ عین طلوع اور غروب کے وقت سجدہ حرام ہے **نماز تہجد** سنت مؤکدہ ہے امت کو اور حضرت پر فرض تھی اسیواسطے
حضرت ﷺ نے کبھی ترک نہین کیا اور اگر کبھی فوت ہو گئی ہے تو دن کو بارہ رکعت قضا پڑھین اور نماز تہجد دو رکعت سے کم اور بارہ
سے زیادہ ثابت نہین ہوئی اور ترتیب تہجد پڑھنے کی کتابون مین کئی طور پر لکھی ہے آسان یہ ہے کہ [illegible] بارہ
ہر رکعت مین پڑھے اور اگر غنا مطلوب ہو تو ہر رکعت مین ایکبار سے زیادہ کرے یہانتک کہ بارھوین مین بارہ
دفعہ پڑھے اور اگر فقر مرغوب ہو تو پہلی رکعت مین بارہ دفعہ پڑھ کر ہر رکعت مین کم کرے یہانتک کہ بارھوین
رکعت مین ایکبار پڑھے اور حضرت ﷺ بعد تہجد کے پڑھتے تھے اور سنت بھی ہے جسکو اعتبار اپنے جاگنے پر ہو وتر
پڑھے حضرت ﷺ نے فرمایا نزول رحمت ہے اوپر پروردگار تمہارا ہر رات آسمان دنیا پر جبکہ باقی رہتی ہے تہائی رات اخیر فرماتا ہے کہ

کون دعا کرتا ہی مجھسے تو قبول کرون مین اور کون مجھسے سوال کرتا ہی کہ عطا کرون مین اوسکو اور کون بخشش چاہتا ہی مجھسے پس بخشدون مین اوسے اسیطرح سے طلوع فجر تک اور صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کون دعا زیادہ حق تعالی کے حضور مین سنی جاتی ہی آپنے فرمایا اخیر رات مین اور بعد نماز فرض کے اور فرمایا رحم کرے اللہ اوس دیر کا اوٹھا رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا اپنی بی بی کو پس اوس نے نماز پڑھی اگر انکار کیا اوسکے منہ پر پانی چھڑکا اور رحم کرے اللہ اوس عورت کو کہ اوٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا اپنے شوہر کو پس نماز پڑھی پس اگر انکار کیا چھڑکا اوسکے منہ پر پانی اور فرمایا اشراف میری امت کے اوٹھانے والے قرآن کے اور اصحاب رات کے ہین **سوال** کیا سبب ہی کہ نماز اخیر رات کا بہت ثواب ہوتا ہی **جواب** اخیر رات کی نماز خلوص کے ساتھ ہوتی ہی اور ریا سے خالی ہوتی ہی اور بسبب تنہائی اور اطمینان کے حضوری خوب ہوتی ہی اور اوسوقت بسبب غلبہ نوم کے مشقت زیادہ ہوتی ہی اور مزدوری بمقدار محنت کے ہوتی ہی **تنبیہ** ظاہر ہی کہ جو کوئی دو تین چار روپیے کے مشاہرے کے واسطے رات بھر جاگتی ہی اور پہرا دیتا ہی اور پسینے والی اسلئے دو تین پیسے کے اخیر شب پیستی ہی حیف صد حیف ہم مسلمانوں کے حال پر کہ حق تعالی شب خیزی پر وعدہ مغفرت اور جنت کا فرماتا ہی ہمیشہ بسبب سستی اور شامت نفس اور وسوسۂ شیطان ایک گھڑی کو بھی اوٹھا نہیں جاتا ہی اور جب ارادہ اوٹھنے کا کرتے ہین شیطان وسوسہ ڈالتا ہی کہ سو رہو ابھی رات بہت ہی اور ہم لوگ اوسکا کہنا مانکر سوتے ہین اور ایسے ثواب اور نعمت سے محروم رہتے ہین خدا توفیق شب خیزی کی عطا کرے **نماز اشراق و چاشت** مالا بد منہ مین لکھا ہی کہ مستحب ہی کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھکر بلند ہونے آفتاب تک ذکر مین مشغول رہے اوسوقت دو رکعت نفل پڑھے تو ثواب ایک حج اور ایک عمرے کامل کا پاویگا اور اگر چار رکعت اول روز پڑھے حق تعالی فرماتا ہی کہ آخر روز تک اوسکے واسطے کفایت کرون اور اوسکو نماز اشراق کہتے ہین اور جب دن چڑھے قبل زوال کے آٹھ رکعت نماز چاشت کی پڑھے اور نماز چاشت کی دو رکعت اور چار رکعت اور آٹھ رکعت اور بارہ رکعت بھی آئی ہین فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی بارہ رکعت چاشت کی پڑھے بناویگا اللہ واسطے اوسکے محل سونے سے جنت مین اور فرمایا جو شخص خبرداری رکھے اوپر دو رکعت چاشت کے بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ مثل کف دریا کے ہون **سوال** نماز اشراق اور چاشت مین کیا حکمت ہی **جواب** تاکہ آٹھوں پہر عبادت مین گذرے بعد نصف النہار کے پہلے پہر مین نماز ظہر ہی دوسرے پہر مین نماز عصر تیسرے پہر مین

مغرب ہر چوتھے مین عشا پانچوین مین تہجد چھٹے مین نماز فجر ساتوین پہر مین اشراق آٹھوین پہر مین نماز چاشت تک
اوابین چھ رکعت بعد نماز مغرب کے ہی فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی بعد مغرب کے چھ رکعت پڑھے اور انکے درمیان
مین کچھ بری بات نکالے برابر کیجائینگی ثواب مین واسطے اوسکے ساتھ عبادت بارہ برس کے **صلوۃ التسبیح** مین بہت
ثواب ہوتا ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ ای چچا میرے آیا نہ عطا کرون مین تمکو آیا نہ بخشش کرون آیا نہ خبردار کرون آیا نہ سکھاؤن مین تمکو
وہ عمل کہ جس سے دس طرح کے گناہ بخش دیے جائین جب تم اوس عمل کو کرو بخشے اللہ گناہ تمہارے اگلے
اور پچھلے اور قدیم اور جدید اور خطا اور عمدا اور صغیرہ اور کبیرہ اور پوشیدہ اور ظاہر وہ عمل یہ ہی کہ پڑھے تو
چار رکعت اور پڑھے تو ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پس جب فارغ ہو قراءت سے پہلی رکعت مین
پڑھ تو حالت قیام مین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی پاک ہی اللہ اور سب
تعریف اللہ ہی کو ہی اور نہین بندگی کسی کی سوای اللہ کے اور اللہ بڑا ہی پندرہ بار پس رکوع کرو اور اوسکو پڑھو
رکوع مین دس بار یعنی بعد سبحان ربی العظیم کی پھر قومہ مین دس بار اور سجدے مین دس بار اور سجدے سے اوٹھکے
دس بار پھر سجدے مین دس بار پھر سجدے سے اوٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچہتر مرتبہ ہوتا ہی چار رکعت اسی طرح پڑھو
اگر ہوسکے ہر روز پڑھو ایکبار اور جو نہوسکے تو ہر جمعے کو پڑھو اور یہ بھی نہوسکے تو ہر سال مین ایکبار پڑھو اور یہ نہوسکے
تو عمر مین ایکبار پڑھو **تراویح** بیس رکعت رمضان شریف مین بعد نماز فرض اور دو رکعت سنت عشا اور قبل وتر کے ہر شب
پڑھنا چاہیے اور بعد ہر چار رکعت کے یہ دعا تین بار پڑھنا چاہیے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ
ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْجَبَرُوْتِ
سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
یعنی پاک ہی صاحب ملک اور ملکوت کا اور پاک ہی صاحب عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت اور کبریائی کا اور
جلال اور جمال اور جبروت کا اور پاک ہی زندہ ایسا کہ نہ اوسکو نیند ہی اور نہ اوسکو موت ہی پاک ہی بے عیب ہی رب ہمارا
اور رب فرشتون اور روح کا اور سنت ہی کہ ختم قرآن مجید تراویح مین کیا جاوے ایک ختم سنت موکدہ ہی دوسرا
فضیلت ہی تیسرا افضل ہی آیا ہی فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی قیام کرے رمضان شریف مین رات کو ایمان کے ساتھ

ثواب کے واسطے بخشے جائیں گے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے لیکن حضرت کے وقت میں تراویح اس طرح پر نہ پڑھتے تھے
اور سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت نے چند رات جماعت سے پڑھ کر موقوف کی کہیں یہ فرض نہو جاوے اور ہم سے
ادا نہو سکے پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا وقت آیا اور خوف فرض ہونے کا جاتا رہا تب حضرت عمر نے
جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنے کی تاکید کی اور سب صحابہ کا اسپر اجماع ہوگیا اور سنت موکدہ ہوگئی حضرت نے
فرمایا لازم پکڑو تم میری سنت اور سنت خلفای راشدین مہدیین کی اور تراویح گویا شکرانہ ہی روزے کا واللہ اعلم بالصواب

فصل بیچ بیان جمعے اور عیدین کے نماز جمعے کی فرض ہی اور فرضیت اوسکی قرآن شریف سے ثابت ہی یا ایہا
الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم
خیر لکم ان کنتم تعلمون ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کے لیے دن جمعے کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو
اور چھوڑ دو خرید فروخت بہتر ہی تمہارے حق میں اگر تمکو سمجھ ہو اور احادیث میں جمعے کے بہت فضائل ہیں
فرمایا حضرت نے بہتر دن ان کا کہ جسمیں آفتاب طلوع کرتا ہی دن جمعے کا ہی اوسمیں آدم پیدا کیے گئے اور اوسی دن جنت
میں داخل کیے گئے اور اوسی دن جنت سے نکالے گئے اور دوسری حدیث میں ہی اور اوسی دن وفات پائی اور قیامت
نہ قائم ہوگی مگر دن جمعے کے اور فرمایا بیچ جمعے کے دن ایک ساعت ہی کہ نہیں موافقت کرتا اوسکی کوئی مسلمان
کہ سوال کرتا ہو خدا سے اوسمیں کوئی نیکی مگر عطا کرتا ہی خدا اوسکو اور فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرتا دن جمعے میں
یا رات جمعے میں مگر اللہ بچاتا ہی اوسکو عذاب قبر سے اور فرمایا حضرت نے میرا یہ قصد ہوتا ہی کہ حکم کروں ایک
مرد کو کہ نماز پڑھاوے آدمیوں میں اور میں جلا دوں اونکے گھر جو کہ جمعے سے باز رہتے ہیں اور فرمایا جو کوئی غسل
کرے دن جمعے کے اور اول وقت حاضر ہو اور پیادہ جاوے اور قریب ہو امام سے اور سنے اور لغو کام نکرے ہوئی واسطے
اوسکے ہر قدم کے ثواب ایک سال کی نماز اور روزے کا اور فرمایا جب ہوتا ہی دن جمعے کا کھڑے ہوتے ہیں فرشتے
اوپر دروازہ مسجد کے لکھتے ہیں سب سے آنیوالے کو پھر پیچھے کو اور مثال اوسکی جو سویرے آتا ہی ثواب میں
مثل اوس شخص کے ہی کہ قربانی اونٹ کی کی پھر اوسکے پیچھے والا مثل اوسکے کہ گاوی کی قربانی کی پھر اوسکے
بعد والا مثل اوسکے کہ مینڈھے کی قربانی کی پھر اوسکے بعد والا مثل اوسکے کہ مرغی کی قربانی کی پھر اوسکے بعد والا
مثل اوسکے کہ انڈے کی قربانی کی پھر جب نکلتا ہی امام خطبے کے لیے تو وہ لپیٹ لیتے ہیں صحیفے اور سننے لگتے ہیں

ذکر آیا فرمایا حضرت نے جو شخص چھوڑے نماز جمعے کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ ایسی کتاب کے کہ نہیں مٹائی جاتی و نہیں بدلی جاتی **فائدہ** جاننا چاہیے کہ یہود کے مذہب میں شنبے کا دن معظم ہے اور نصاری کی امت میں یکشنبے کا دن بزرگ ہے اور دین اسلام میں دن جمعے کا کہ دونوں سے سابق ہے بہت فضیلت رکھتا ہے تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس دن میں سوای عبادت کے کوئی کام نہ کریں چھ دن اپنے کاروبار دنیا میں مصروف رہتے ہیں ایک دن خدا کی عبادت میں صرف کرنا چاہیے اول وقت انجام جمعے میں مشغول ہوں اور حجامت اور دھونے کپڑے میں صرف کریں پھر نماز ادا کریں بعد اوسکے کچھ وعظ اور پند کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہوکر سنیں تا کہ کدورت اور زنگ غفلت کا دفع ہو جائے اور رغبت حاصل ہووے یہود شنبے کے روز ایک کام اپنا کرتے تھے یعنی شکار مچھلی کا شنبے کو اور اس دن میں منع کیا تھا ان پر عذاب آیا پس مسلمانوں کو چاہیے کہ غضب الہی سے ڈرتے رہیں اور جمعے کی بہت تعظیم کریں اور جسقدر ہو سکے عبادت اور خیرات کریں اور [illegible] اور حضرت پر درود بھیجیں حضرت نے فرمایا جو کوئی دن جمعے کے مجھ پر درود بھیجتا ہے بیشک [illegible] پیش کیا جاتا ہے اور جو کوئی سو مرتبہ دن جمعے کے درود بھیجے بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اسی برس کے **مسئلہ** شرط واجب ہونے جمعے کے [illegible] شہر میں ہو مسافر نہو تندرست ہو مریض نہو آزاد ہو [illegible] عاقل ہو مجنون نہو بالغ ہو لڑکا نہو آنکھ سلامت ہو اندھا نہو پاؤں سلامت [illegible] **مسئلہ** شرط ادا ہونے [illegible] کے ساتھ ہیں مصر ہو یا اوسکا نواح ہو اور بادشاہ یا نائب اوسکا ہو اور وقت ظہر [illegible] نماز سے اور جماعت تین آدمی کی سوای امام کے اور اذن عام **مسئلہ** جو شرطیں جمعے کے ہیں وہی شرطیں عیدین کے ہیں مگر خطبہ [illegible] نماز عیدین میں سنت ہے اور بعد نماز کے پڑھنا چاہیے اور نماز عیدین کی واجب ہے **سوال** جمعے اور عیدین میں بادشاہ کیوں شرط ہے **جواب** جمعے اور عیدین میں مجمع بہت ہوتا ہے اور [illegible] سبب تکرار [illegible] تقدیم اور تاخیر وغیرہ کے خوف فتنے کا ہے اس واسطے سلطان یا نائب کا ہونا ضرور ہے تا فتنہ نہو **سوال** مصر کیوں شرط ہے **جواب** تا کثرت مجمع سے شوکت زیادہ ہو **سوال** خطبہ جمعے کا کیوں پہلے نماز کے پڑھتے ہیں اور عیدین کا پیچھے **جواب** خطبہ جمعے کا شرط ہے اور شرط مقدم ہوتی ہے [illegible] اس میں نصیحت اور مذمت دنیا کی ہوتی ہے تا کہ نماز میں دل خدا کی طرف مائل ہو اور عیدین

خطبہ عیدین کے کروہ شرط نہین ہی اور اوسمین اکثر بیان احکام کا ہی اوسکو پیچھے پڑھنا مناسب ہی **سوال** اسرار
جمعے اور عیدین کے کیا ہین **جواب** فضیلت و اسرار جمعے کا اوپر بیان کر چکے عید الفطر شکرانہ روزہ صیام
کا اور عید اضحی شکرانہ ہی ادای حج کا **جواب** دوسرا سبب اجتماع مسلمانون کے شوکت اسلام کی ہوتی ہی
اور کثرت انوار باطن ہونیسے رونق ایمان کی ہوتی ہی اور ہر ایک مسلمان کی باہم ملاقات ہوتی ہی زیادتی محبت
کی کہ شرع مین مطلوب ہی ہوتی ہی اسیواسطے حق تعالی نے اوقات اجتماع کے معین کیے ہین نماز پنجوقتی
مین ہر روز پانچ وقت محلے کے لوگ جمع ہوتے ہین اور نماز جمعے مین آٹھوین روز تمام شہر کے لوگ جمع ہوتے ہین
اسیواسطے جمعہ ایک مسجد مین اولی ہی اور عیدین مین تمام شہر اور دیہات کے لوگ ہر سال جمع ہوتے ہین اور حج مین کہ
عمر مین ایکبار فرض ہی تمام عالم کے مسلمان مجتمع ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل بیسوین بیان فضائل خضوع نماز کے

پوشیدہ نرہے کہ جیسے نماز کیواسطے صورت ہی کہ بیان اوسکا کیا گیا اسی طرح ایک حقیقت ہی کہ وہ روح اوسکی
ہی اور ہر ایک نماز مین ہر عمل اور ہر ذکر کے واسطے ایک روح ہی خاص اگر اصل اوس روح کی نہووے نماز مثل آدمی مردہ کے
ہی اور اگر اصل اور روح ہو لیکن اعمال و آداب تمام نہووین مثل آدمی بے آنکھ اور کان اور ناک کٹے ہوئے کے
ہووے اور اگر اعمال درست ہوین اور روح نہووے اوسکی مثال ایسی ہی جیسے آنکھ ہی لیکن بینائی نہین ہی اور کان ہی سننا نہین
اور اصل روح نماز کی خشوع اور حاضر رکھنا دل کا ہی سب نماز مین کہ مقصود نماز سے درست رکھنا دل کا ہی خدا کے ساتھ
اور تازہ کرنا ذکر حق تعالی کا بطریق ہیبت و تعظیم کے جیسا کہ فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ یعنی نماز کھڑی رکھ
میری یاد کو وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ یعنی مت ہو غافلون سے اور فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یعنی اے ایمان والو نزدیک نہو نماز کے جب تم نشے مین
ہو جب تک کہ سمجھنے لگو جو کچھ کہتے ہو وَالَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی اور جو لوگ
اپنی نماز مین ڈرتے ہین فرمایا حضرت صلعم نے کہ قیامت کے دن پہلے نماز مین نگاہ کرینگے اگر کامل اور شرطون کے
ساتھ ہوگی قبول کرینگے اور دوسرے اعمال تابع اوسکے مین جیسے ہوونگے قبول کر لینگے اور اگر نماز ناقص ہوگی
دوسرے اعمال کے ساتھ اوسکے منہ پر پھینک دینگے اور فرمایا جو کوئی اچھی طرح طہارت کرے اور نماز وقت پر ادا کرے
اور رکوع اور سجود تمام بجالاوے اور دل سے خشوع اور تواضع کرے نماز اوسکی جاتی ہی عرش تک سفید اور روشن

اور کبھی ہی خدای تعالی تجکو نگاہ رکھے جیسا تو نے مجکو نگاہ رکھا اور جو کوئی نماز وقت پر نہین ادا کرتا اور طہارت
خوب نہین کرتا اور رکوع اور سجود اور خشوع تمام بجا نہین لاتا وہ نماز جاتی ہی آسمان تک سیاہ ہوکے اور کہتی ہی
خدای تعالی تجکو ضائع کرے جیسے مجکو تونے ضائع کیا اوس وقت خدا کے حکم سے اوسکی نماز کو مثل کپڑے کہنہ کے
لپیٹ کر اوسکے منہ پر پھیر مارتے ہین اور فرمایا بہت آدمی ہین کہ انکو نماز سے بجز رنج اور ماندگی کے کچھ نصیب نہوے
یہ سبب اسکے کہ بدن سے نماز پڑھتا ہی اور دل سے غافل ہی اور فرمایا بہت آدمی نماز پڑھتے ہین اور اوسکی نماز سے
زیادہ چھٹے یا دسوین حصے سے نہ لکھین اور اوسی مقدار لکھین کہ جسمین دل حاضر تھا اور فرمایا نماز ایسی ادا کر جیسے
کوئی کسیکو رخصت کرتا ہی یعنی اس کے ساتھ آپ کو اور اپنی خواہش کو رخصت کر بلکہ جو کچھ سوای حق کے ہی سب
چھوڑ دے اور ہمہ تن آپ کو نماز مین سونپ دے اور فرمایا حضرت نے جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور اوسمین کچھ منصوبہ
دنیا کا نلاوے بخشے جائینگے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے ایکروز حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز مین ہاتھ
اوٹھا داڑھی پر پھیرتا تھا آپنے فرمایا اگر دل اوسکا خشوع کے ساتھ ہوتا تو ہاتھ اوسکا دل کی صفت کے ساتھ
ہوتا یعنی ہاتھ داڑھی پر نہ پھیرتا اور فرمایا کہ پرستش کر اپنے رب کو جیسے کہ تو اوسکو دیکھ رہا ہی اور اگر ایسا نہو
کہ تو دیکھ رہا ہی پس ایسا پرستش کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور بندہ جب کھڑا ہوتا ہی طرف نماز کے تو وہ خدا کے سامنے
ہوتا ہی جب اور طرف لحاظ کرتا ہی خدا اوسکو کہتا ہی کہ کسکی طرف دیکھتا ہی آیا جسکی طرف دیکھتا ہی وہ بہتر ہی واسطے تیرے
مجھسے اے بیٹے آدم کے میری طرف منہ کر پس مین بہتر ہون واسطے تیرے اوس سے کہ جسکی طرف دیکھتا ہی اور
نماز کے معنی لغت مین دعا کے ہین تو گویا سب عضو نمازی کے زبان ہین کہ اوس سے دعا کرتا ہی اللہ کی
درگاہ مین ظاہر اور باطن مین عاجزی کے ساتھ اور بدلنا شکلون کا یعنی رکوع اور سجود وغیرہ کا گویا خوشامد
عاجز اور سائل اور محتاج کی ہی اپنے مالک سے جب وہ تمام بدن سے دعا کریگا سوال اوسکا قبول کرے گا
اسواسطے کہ اوسنے وعدہ کیا ہی کہ تم مجسے دعا کرو مین قبول کرونگا اور فرمایا حضرت نے پناہ مانگو خدا سے خشوع نفاق سے
صحابہ نے پوچھا خشوع نفاق کیا ہی فرمایا خشوع عمل نفاق دل کا یعنی بظاہر بدن سے تذلل اور خواری کرے اور
دل حاضر نہین اخبار مین وارد ہوا ہی مقرر جب بندہ کھڑا ہوتا ہی نماز کیواسطے اوٹھا دیتا ہی اللہ حجاب درمیان اپنے
اور بندے کے اور سامنے ہوتا ہی اپنے وجہ کریم کے ساتھ اور کھڑے ہوتے ہین فرشتے اوسکے مونڈھے کے پاس سے

آسمان تک اور نماز پڑھتے ہین اوسکی نماز کے ساتھ اور آمین کہتے ہین اوسکی دعا پر اور تحقیق پھیلائی جاتی ہے
نیکی نمازی پر جیسے آسمان سے اوسکے سر تک اور پکارتا ہے پکارنیوالا کہ اگر جانے نمازی اوسکو کہ جسکی مناجات کرتا ہے
نہ دیکھے دوسری طرف عوارف مین ہے کہ نماز مین چار ہیئت اور چھہ ذکر ہین چار ہیئت قیام اور قعود اور رکوع اور
سجود ہے اور چھہ ذکر تلاوت قرآن اور تسبیح اور تحمید اور استغفار اور دعا اور درود پس یہ دس چیزین ہوئین اللہ
متفرق کرتا ہے خدا ان دس چیزون کو اوپر دس صف فرشتون کے کہ ہر صف مین [illegible]
جمع ہوتا ہے دو رکعت مین اسقدر ثواب کہ متفرق ہو دس صف فرشتون پر روایت [illegible]
دیکھا سے نمازی [illegible] اور بائین [illegible] نماز مین [illegible]
عقل کا نزدیک [illegible] ارکان کے [illegible]
حضور عقل سے [illegible] خشوع [illegible]
ثواب حاصل ہوتا [illegible]
عقل سے دو نمازی [illegible]
نمازی [illegible] ثواب [illegible]
آپ نے فرمایا کہ [illegible]
کے مرد ہی نماز [illegible] کون ہے کہا مرد اپنی نماز پر کیونکر [illegible]
اور نہ قراءت [illegible] ہو تو نماز مین پس لا تو اپنے دل سے خشوع اور [illegible]
خضوع اور آنکھون سے آنسو [illegible] اور کہا ابو الخیر نے مین نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب مین پس کہا مین نے یا رسول اللہ آپ مجکو وصیت فرمایئے [illegible]
مین طلب وصیت کی اپنے رب سے [illegible] مجکو دوست کی نماز کی [illegible] نزدیک ہوتا ہون جیسے
نماز مین اور فرمایا ابن عباس نے دو رکعت تفکر کے ساتھ بہتر ہے رات بھر کی نماز سے حضرت سفیان ثوری
فرماتے ہین جو نماز مین خاشع نہو نماز اوسکی درست نہوئے حضرت حسن بصری فرماتے ہین جو نماز کہ دل اوسمین حاضر نہو
عذاب سے نزدیک ہے معاذ بن جبل فرماتے ہین جو کوئی نماز مین عمداً داہنے اور بائین دیکھے کہ کون کھڑا ہے نماز درست نہوگی

امام ابی حنیفہ اور امام شافعیؒ اور اکثر علما اگرچہ کہتے ہین کہ نماز درست ہی جو وقت تکبیر اولی کے دل حاضر ہو لیکن حضرت
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین یہ فتوی بسبب ضرورت کے کیا ہی کہ غفلت خلق پر غالب ہی اور معنی درستی کے یہ ہین
کہ نماز اوس سے اوٹھ گئی یعنی نماز کیواسطے دنیا مین پکڑ نہوگی لیکن توشہ آخرت کے واسطے اس شخص کو چاہیے کہ دل حاضر ہووے
نسبت زمین اور جو نماز پڑھے اور دل فقط وقت تکبیر کے حاضر ہو امید ہی کہ حال اوسکا بہتر ہو اوس شخص سے کہ ہرگز
نماز نہ پڑھے لیکن یہ بھی خوف ہی کہ حال اوسکا بدتر ہو اسواسطے کہ جو خدمت سستی کے ساتھ کرتا ہی اوسپر بھی زیادہ کی
ہی نسبت اوس کے کہ ہرگز خدمت مین نہین آتا ہی فقیر یہ کہتا ہی کہ نیت باندھ خیر غفلت کا ہی اسوقت اگر وقت تکبیر اولی
کے دل حاضر رکھے اور خیال اور خطرات دفع کرنا چاہیے اور جو اوس سے اس امر مین کوشش کرے تو حق تعالی کی درگاہ
سے امید ہی کہ نماز اوسکی قبول کرے مگر وہ شخص کہ بالکل غفلت سے پڑھے اور کچھ بجا لا آداب نماز اور خشوع اور حضور کا نہین کرتا
اوسکی مقبولیت مین اشتباہ ہی خدا چاہے اپنے فضل و کرم سے قبول کرے **تنبیہ** جنکو وسوسہ اور خطرہ نماز مین بہت آتا ہی
اونکو چاہیے کہ بہ تاکید حضوری کی فکر رکھکر نماز نہ چھوڑین کہ نماز بے حضور کے بیکار ہی اور حضوری ہمکو حاصل نہین ہوتی
پس نماز پڑھنا بے حضور بے فائدہ ہی بلکہ اپنی ہمت مضبوط رکھیں اور نماز پڑھتے جاوین اور حضوری مین کوشش کرین اور وہ
تدبیر حضوری کی جو آگے بیان کی جاتی ہی کرین اور فقیرون اور کاملون کی صحبت حاصل کرین خدا کے کرم سے اونکو حضور حاصل ہوگا
من جد وجد جس نے کوشش کی اوسنے پایا اور بہرحال نماز بہتر ہی بے نماز سے اور کمال حضور دل کاملون کو حاصل ہوتا ہی
اسی واسطے ہر گروہ کے حضور مین تفاوت ہوتا ہی جسکو خدا سے جسقدر قرب ہوتا ہی اوسی قدر حضور زیادہ ہوتا ہی عوام الناس کو تھوڑا
حضور ہوتا ہی اولیا کو اوس سے زیادہ عارفون کو اور زیادہ اور انبیا کو اوس سے زیادہ ہوتا ہی چنانچہ حضور کے دس درجے
ہین بطریق ترقی کے ادنی سے طرف اعلی کے لکھا جاتا ہی اول آگاہ ہونا ساتھ ارکان نماز کے یعنی جس رکن مین ہو اوسی کے
خیال مین رہے دوسرے ابتدا اپنے تئین حضور حق مین جاننا اور خدا کو موجود اور خبردار اپنے احوال سے بوجھنا تیسرے
اسرار رکوع اور سجود وغیرہ جسطرح سے کہ اوسکا ذکر آوے اونکا موافق اپنے حال کے سمجھنے چوتھے معنی تسبیح اور قراءت کے
سمجھ کر پڑھنا چاہیے پانچوین زاری مین کوشش کرنا اور مقام عتاب مین ڈرنا اور مقام رحمت مین امیدوار ہونا اور مقام قصص وغیرہ
مین عبرت پکڑنا چھٹوین مصداق اون معانی کا دنیا اور آخرت مین دل سے دیکھ کر لذت اور کیفیت اوسکی لینا اور ایک
جہان سے دوسرے جہان کی سیر نظری کرنا یہ درجات نماز مسلمان عالمون اور جاہلون کے ہین ساتوین تجرید یعنی موت اختیاری

شانیوالی لذات اور علائق دنیا کی بوجھکر قدم ہمت کا عالم ملکوت مین رکھکر وہان کی تجلی سے فائدہ مند ہونا اور آداب
اور حضور اور ارکان اور ذکر کی موافقت کرنا درمیان نماز اولیا کی ہی ساتوین مقام علیین سے مقام عرش تک پہونچکر
تجلیات سے ملکر مشاہدہ حضرت رحمانیت کا کرکے موافق ظاہر ہونے فیوض جلالی اور جمالی کے آداب اور ارکان
عمل مین لانا یہ نماز فرشتون کی ہی آٹھوین انوار اسمای الٰہی اور اخلاق باقی سے کہ کلام الٰہی مین ظاہر ہین
آراستہ ہوکر اور اونکے اسرار دنیا اور آخرت مین مشاہدہ کرکے اور اشارات قدرت اور حکمت کو سمجھکر اونکے ادای
شکر مین رکوع اور سجود بجا لانا یہ نماز عارفون کی ہی نوین اپنے تئین ساتھ برکت اطاعت کے بیچ صف انبیا کے
پہونچاکر انھین بزرگیون کے ساتھ کمال محرمیت اور خصوصیت سے اپنے تئین مخاطب خدا اسکے کلام کا پانا یہ نماز انبیا
کی ہی دسوین مقام فنای حقیقی مین خودی سے خالی ہوکے ساتھ نماز الٰہی کے داخل ہونا اور بیان نماز الٰہی
کا طویل ہی اور ہر شخص کے خیال مین نہین آسکتا اسواسطے ترک اسکے بیان کا اس مقام پر مناسب معلوم ہوا ۲ **فصل**

بیان اسرار نماز کے پوشیدہ نرہے کہ نماز مین ہر رکن اور عمل اور ذکر کے سر کا لحاظ چاہیے ہر عمل اور ذکر کے واسطے جیسا
ایک ظاہر ہی ویسا ہی ایک روح اور سر ہی کہ بدون اوسکے نماز مثل آدمی بے جان کے ہی اور اوس کی محافظت
ضرور ہی اور دل کو حاضر رکھنا چاہیے اور خشوع اور خضوع مین کوشش لازم ہی تا نماز مین کیفیت حاصل ہو اور نماز کامل
ہو جاوے اور سر اذان اور وضو کے بخوبی بیان کر چکے **طہارت** ظاہر اسکا یہ ہی کہ بدن اور کپڑا اور جگہ پاک ہو
نجاست حقیقی اور حکمی سے اور روح اور سر اسکا یہ ہی کہ دل کو پاک کرنا چاہیے نجاست گناہ سے ساتھ توبہ اور پشیمانی
کے جیسا کہ تن جگہ ظاہر نمازی کی ہی دل جگہ حقیقت نمازی کی ہی **ستر عورت** ظاہر اسکا یہ ہی کہ اعضای شرم کو نظر خلق
سے چھپانا سر اسکا یہ ہی کہ برائی باطن کو حق سے چھپانا اور ظاہر ہی کہ اوس سے کوئی چیز چھپ نہین سکتی سوای اس بات کے
کہ اپنے باطن کو اوس برائی اور زشتی سے بالکل پاک کرے اور دل سے خیانت دور کرے اور پردہ شرم اور
توبہ کا اوس پر چھوڑے **استقبال قبلہ** ظاہر اسکا یہ ہی کہ منہ ظاہر اپنا قبلے کی طرف کرے اور سر اور روح
اسکا یہ ہی کہ منہ دل کا دونون عالم سے خدا کی طرف مشغول کرے جیسا قبلہ ظاہر کا ایک ہی ویسا ہی قبلہ دل کا بھی ذات
خدا ایک ہی جیسا قبلہ ظاہر کی طرف سے منہ پھیرنے سے نماز فاسد ہوتی ہی ویسا ہی منہ دل کا قبلہ باطن کی طرف سے
پھیرنے سے نماز حقیقت کی ناجائز ہوتی ہی اسواسطے فرمایا حضرت نے جو کوئی نماز مین کھڑا ہو اور رحمٰن اور منہ اور

دل اوسکا خدا کے ساتھ ہو نماز سے ایسا فارغ ہو جیسے مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی **قیام** ظاہر اسکا یہ ہی
کہ خدا کے سامنے سر ڈالے ہوئے غلاموں کے مانند بہت آداب اور تعظیم سے کھڑا ہوا اور سر اسکا یہ ہی کہ دل ہر خیال اور ہم
سے باز ہے اور خیال عظمت بادشاہ حقیقی کا پیش نظر رکھے اور یاد کرے کہ اسیطرح قیامت کے روز حق تعالی کے سامنے
کھڑا ہونا ہوگا اور سب پوشیدہ بات اوسپر ظاہر ہوجاینگے **تکبیر تحریمہ** ظاہر اسکا یہ ہی کہ زبان سے اللہ اکبر کہی اور سر اسکا یہ ہی کہ دل سے عظمت اور بزرگی
خدا کے لحاظ رکھے تاکہ اپنے تئین اوسکی عظمت اور کبریائی مین ایسا محو کر دے کہ دل اوسکا روشن ہو جاے اور مقابلہ اوسکے
سب مخلوق ہیچ لاشی ہو جاے اور کوئی وسوسہ اور خطرہ دل مین آنے نہ پاوے اخبار مین آیا ہی مقرر جب مومن وضو کرتا ہی
دور ہو جاتے ہین شیاطین کنارے مین سکے اوس سے ڈر کر اسواسطے کہ وہ آمادہ ہی بادشاہ حقیقی کی حضوری
کے واسطے جب اللہ اکبر کہتا ہی درمیان اوسکے اور ابلیس کے پردہ ڈالا جاتا ہی کہ وہ اوس نمازی کی طرف نہین دیکھ سکتا ہی
اور حق تعالی اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی اور اوسکے دل کی طرف ایک فرشتہ نگاہ کرتا ہی جب نہین دیکھتا ہی اوسکے
دل مین سواے خدا کے کوئی بزرگ تو کہتا ہی سچا ہی تو تیرے دل مین سواے خدا کے کوئی بڑا نہین اور اوسکے دل سے ایک
نور روشن ہوتا ہی اور پہونچتا ہی ملکوت عرش تک اور روشن ہوتے ہین اوسکے سبب اوس نور کے ملکوت زمین اور آسمان کے
اور لکھی جاتی ہین واسطے اوسکے برابر اوس نور کے نیکیاں اور مقرر جب غافل اور جاہل کھڑا ہوتا ہی واسطے نماز کے
جمع ہوتے ہین اوسکے پاس شیاطین جیسے مکھیاں شہد پر جمع ہوتی ہین پس جب اللہ اکبر کہتا ہی خبردار ہوتا ہی فرشتہ
اوسکے دل پر پس اگر ہوتی ہی کوئی شی اوسکے دل مین بزرگ زیادہ اللہ سے فرشتہ کہتا ہی جھوٹا ہی تو نہین اللہ تعالی
بزرگ تیرے دل مین جیسا تو کہتا ہی پس اوٹھتا ہی اوسکے دل سے دھوان پہونچتا ہی چوتھے آسمان تک پس ہوتا ہی
حجاب اوسکے دل کو ملکوت سے پس زیادہ ہوتی ہی تاریکی اوسکے حجاب کی اور جاتا ہی شیطان اوسکے دل مین اور پھونکتا ہی
اوسمین اور وسوسے ڈالتا ہی یہان تک کہ فارغ ہوتا ہی اپنی نماز سے اور نہین جانتا کہ کیا پڑھا اوس مین
ہاتھ باندھنا ظاہر اسکا یہ ہی کہ ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے اور دستور ہی کہ بادشاہون کے
آگے دست بستہ کھڑے ہوتے ہین اور سر اسکے کہ بیان مین عوارف مین نکتہ عجیب اور سر غریب لکھا ہی خلاصہ اوسکا
یہ ہی کہ حق تعالی نے انسان کو اشرف مخلوقات کیا ہی اور سب کائنات مین برگزیدہ کیا ہی اور اوسمین دو جز بنائے ہین
ایک آسمانی وہ روح ہی دوسرا زمینی وہ جسم ہی اور اسی اسرار آسمانی اور زمینی رکھے ہین پس اوسکے جسم مین اسرار آسمانی

ہین اور وہ محل روح کا ہی اور نیچے کے جسم تین لطیفے زمینی ہین اور وہ محل نفس امارہ کا ہی تو جب یہ بندہ نماز کے واسطے کھڑا ہوتا ہی پس روح اور نفس مین جھگڑا ہوتا ہی ہر ایک چاہتا ہی مین اسکو اپنی طرف کھینچون نفس چاہتا ہی مین شہ وسوسے مین ڈالون اور روح چاہتی ہی مین مشاہدہ حق مین لیجاؤن پس یہ بندہ کشاکش مین پڑتا ہی اور حیران ہوتا ہی پس ہاتھ باندھنے سے نفس اور آنسے سے رک جاتا ہی اور اپنی کشش سے باز رہتا ہی اور مغلوب ہوجاتا ہی اور روح غالب ہوتی ہی اور کیفیت مشاہدے اور حضوری کی حاصل ہوتی ہی **قرارت** اور اذکار ظاہر اسکا زبان سے پڑھنا ہی سر اسکا یہ ہی کہ دل سے معنی اسکے جیسے بیان کیے جاوینگے بلا تکلف سمجھے اور عاجزی کرے آیت ثواب پر امیدوار رحمت ہو آیت عذاب پر ڈرے آیات قصص سے عبرت پکڑے اور کیفیت حاصل کرے بعض بزرگون سے منقول ہی کہ جب قرارت نماز مین شروع کرے یہ تصور کرے کہ گویا دل حق تعالی سے سنتا ہون یا اللہ کو سناتا ہون اور ٹھہر کے پڑھے اللہ تعالی فرماتا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ قرآن صاف **رکوع** ظاہر اسکا سر جھکانا ہی سر اسکا دل کی عاجزی ہی مالک حقیقی کے سامنے اور یہ کہ سر حاضر ہی تیری حضور مین تو جو چاہے سو کرے **سجود** ظاہر اسکا خاک پر رکھنا ہی سر اسکا یہ ہی کہ بسبب خاکساری کے اپنے عمدہ عضو کو سر کو خاک پر کہ نہایت پست اور ذلیل ہی رکھدیا ہی اور اصل انسان کی خاک ہی پھر اسمین جاتا ہی اور رکوع اور سجود مین اس قدر ٹھہرے کہ کیفیت اسکی حاصل ہو کہ یہ نہایت مقام قرب کا ہی **قعود** ظاہر اسکا بیٹھنا ہی اور سر اسکا یہ ہی کہ بہت ادب سے بیٹھکر مناجات اور عرض حاجات کرے **سلام** ظاہر اسکا داہنی اور بائین طرف لفظ سلام کے ساتھ منہ پھیرنا ہی اور سر اسکا یہ ہی کہ اس عالم ظاہری مین سفر باطنی سے واللہ اعلم بالصواب

فصل ۲۴ بیچ کیفیت نماز حضوری کے

مسلمان کو لائق ہی کہ حقیقت نماز کی سطور ذیل سے سمجھے کہ حق تعالی نے مجکو تمام پیدائش مین بہتر پیدا کر کے بڑی تاکید سے واسطے حاضر ہونے دربار کے پانچ وقت اذن مطلق دیا ہی اور محتاج دربان کے اذن کا اور جہان منشی اجازت دربان کا تعین نہین کیا اور بغیر حاضری پر علاوہ سخت عذاب کا فرمایا پھر چاہیے جب اذان سنے جلد اٹھے اور مسجد کی طرف جاوے اور اگر وضو ہو اور گھر سے وضو کر کے چلے ثواب زیادہ ہی ورنہ مسجد مین جسطرح سے بیان کیا ہی وضو کر اور بیٹھے تو سنت مسجد کی ادا کرے اور قصد مناجات اور عرض حاجات کا دل مین مقرر کرکے اس بادشاہ حقیقی

خالق کون و مکان کے دربار مین بہت تعظیم اور آداب و رنیت خالص کے ساتھہ قبلے کی طرف کہ منشا اصل آدمی کا کہ زمین ہے وہین سے پھیلایا گیا ہی متوجہ ہوا اور باطن کو حق کی طرف کہ منشا روح آدمی کا ہی متوجہ کرکے کھڑا ہو اور اس کھڑے ہونے سے یہ ارادہ کرے کہ مین اوس مین مستقیم ہوا اور منہ عرض اور التفات کا اور طرف سے پھیر کے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اللہ بہت بڑا ہی تو اوسی وقت وہ بادشاہ عالیجاہ اپنے بندے کے ارادے پر خبردار ہو کے عنایت خاص فرماتا ہی اور دونون ہاتھہ کان تک اوٹھا دے اور یہ سمجھے کہ سبب دونون عالم سے ہاتھہ اوٹھایا اور سوای خدا کے کوئی بزرگ نہین ہی اور سوای اوسکی ذات کے کسی سے علاقہ نہین پھر ہاتھہ باندہ کر ثنا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ یعنی ساتھہ پاکی کے یاد کرتا ہون مین تجکو ای خدا اور ساتھہ حمد تیری کے اور بہت خوبیون کا ہی نام تیرا اور بہت برتر ہی مرتبہ تیرا اور نہین کوئی معبود سوای تیرے اور یہ ثنا پڑھنی سنت ہی جانا چاہیے جس قدر کلام تعظیم اور توحید کے اوس بندے کی زبان سے صادر ہوتے ہین عنایت شاہی اوس بندے پر وہ چند نازل ہوتی ہی اور یہ وقت نزول رحمت شاہی ہی ہین کہ حضوری میسر ہی دل حاضر کرکے حاجات عرض کرے لیکن پہلی عرض سے مضمون دفع شیطان کا کہ وہ خارج اور شرار دشمن ہی ہوشیار ہو کر دل مین لاوے اور زبان سے کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ خدا کے شیطان مردود سے حق تعالی نے فرمایا ہی فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی جب قرآن پڑھے تو پس پناہ مانگ تو ساتھہ خدا کے شیطان راندے گئے سے پھر کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کے کہ مہربان ہی رحم والا یہ شروع ہی عرض خدمت کا پھر حق تعالی کی نعمت کا کہ بندے کو عنایت کی ہی ملاحظہ کرکے اوسکی حمد کہے اور اپنے دل کو اوسکی طرف متوجہ کرکے اور یہ عرض داشت کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی سب تعریف اللہ کو ہی کہ پروردگار سارے جہان کا ہی پھر اوسکی مہربانی اور رحم پر لحاظ کرکے یہ کہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی بہت مہربان نہایت رحم والا ہی پس اوسکی رحمت کا امیدوار ہوا اور چونکہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی پھر اوسکے جلال اور عظمت کا لحاظ کرکے مواخذے اور عتاب سے روز حساب کے ڈر کر کہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی مالک ہی انصاف کے

دن کا یعنی قیامت کا دستور ہی کہ جب بادشاہون کے دربار مین حاضر ہوتے ہین تو پہلے اونکے آداب شایانہ اور ثنا اور صفت بجالاتے ہین پھر اوسکی نذر اور نیاز گذرانتے ہین اوسکے بعد عرض حاجت کرکے امیدوار انعام اور بخشش کے ہوتے ہین اسیطرح جب اوسکی ثنا اور صفت سے فارغ ہوا اور سبب کمال توجہ شاہی کے رتبہ مشافہے اور مخاطبے کا بادشاہ سے حاصل کیا تو اب چاہیے کہ ثنا اخلاص دلی کہ تحفہ اور نذر اس درگاہ بادشاہ حقیقی کا ہی پیش کرے اور کہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی تجھکو پوجتے ہین ہم اور تجھسے مدد چاہتے ہین ہم غرض یہ کہ اس عبادت اور استعانت مین تیرے غیر سے بالکل منہ پھیرا جب ثنا اور صفت اور اظہار اخلاص سے فارغ ہوا اور عنایات شاہی بہت شامل حال بندے کے ہوئی اور امیدوار انعام شاہی کا ہوا تو گویا اب ایسا ہوتا ہی کہ طلب کر جو کچھ تجھکو ہمسے طلب کرنا ہی تو وہ بندہ بہت زاری اور عاجزی سے یہ عرض حاجت کرے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی چلا ہمکو راہ سیدھی راہ اون لوگون کی جن پر تو نے فضل کیا نہ جن پر غصہ ہوا اور نہ بہکنے والے پس بسبب سوال ہدایت اور گریز از اہل غضب اور ضلالت کے یہ قصد کرے کہ حب اور بغض اور خواہش اور نفرت میری سب تابع تیری جناب کی ہی پھر واسطے مقبول ہونے اس دعا کے یہ کہے آمین یعنی قبول کر اسکو **فائدہ** یہ عرضداشت حق تعالی نے اپنے بندون کی زبان سے فرمایا کہ جسوقت جی چاہے اسیطرح کہا کرین بعد اوسکے آمین کہنا مسنون ہی نہ جزو قرآن بالاتفاق اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ تقسیم کی گئی نماز درمیان میرے اور میرے بندے کے نصفا نصف پس جسوقت کہتا ہی بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی خدا ذکر کیا بندے میرے نے پس جب کہتا ہی الحمد للہ رب العلمین فرماتا ہی حق تعالی حمد کی میری بندے میرے نے جب کہتا ہی الرحمن الرحیم فرماتا ہی ثنا کی مجھ پر بندے میرے نے جب کہتا ہی مالک یوم الدین فرماتا ہی سونپا کام سب میرے پر بندے میرے نے جب کہتا ہی ایاک نعبد و ایاک نستعین فرماتا ہی یہ بات درمیان میرے اور بندے میرے کے ہی جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم آخر سورہ تک فرماتا ہی یہ ہی بندے کے واسطے اور اوسکے واسطے ہی جو چیز طلب کرے پس نماز صلہ ہی درمیان خدا اور بندے کے اور جب یہ بات ثابت ہوئی تو بندے کو لازم ہی کہ خشوع کرے واسطے غلبہ ربوبیت اور عبودیت کے پھر بعد سورہ فاتحہ کے کوئی سورہ ضم کرے کہ واجب ہی اور اس مقام پر سورہ اخلاص لکھی جاتی ہی دو وجہ سے

ایک یہ کہ اکثر عوام الناس نماز مین اسی کو پڑھتے ہین دوسرے یہ کہ توحید اور صمدیت اسکی اور بیچونی اور بزرگی اسکی
اس سورۂ مختصر مین خوب ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہ تو خدا ایک ہے اَللّٰهُ الصَّمَدُ خدا بے نیاز ہے کسی سے وہ نہین
جنتا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی کسی کو جنا ہے نہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہین اوسکے
جوڑ کا کوئی پھر رکوع اسے یعنی نہایت عظمت اوسکی دیکھ کر اپنی پشت کو خم کردے اور اوسکے آگے سر جھکاوے
اور شرم سے مثل بندہ گنہگار کے گردن سامنے ڈال دے یا یہ کہ جب بندے نے دست بستہ اپنی عاجزی اور
مفلسی اور اوسکی بڑائی بیان کی اور امیدوار ہوکر کچھ طلب کیا پھر جب عنایت اوس بادشاہ کی معلوم کی تو بہت
ادب پابوسی کے واسطے جھک جائے اور نہایت تعظیم سے تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے گر طاق ہو یہ کہے
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ یعنی پاک ہے پروردگار میرا کہ بزرگ ہے یہ کہنا سنت ہے **فائدہ** جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِیْمِ نازل ہوئی یعنی پس پاکی بول اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ سب سے بڑا ہے اوسوقت حضرت نے فرمایا
اسکو اپنے رکوع مین داخل کرو پھر بعد رکوع کے سیدھا کھڑا ہو جائے اور کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
یعنی سنی اللہ نے اوسکی بات جسنے حمد کی اوسکی اگر مقتدی یا منفرد ہو کہے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یعنی اے رب
ہمارے تیرے ہی واسطے حمد ہے اور اس قومہ مین یہ ارادہ کرے کہ مین اس عاجزی مین مستقیم اور راست
ہون اور قومہ واجب ہے پھر کمال عالی مرتبہ حق کا اور ذلت اور خواری اپنی ملاحظہ کرکے سجدہ کرے
اس طور سے کہ پہلے زمین پر دونون زانو رکھے پھر دونون ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھے اور یہ سمجھے
کہ مین نہایت عاجزی سے خاک کی برابر ہون اور یہ خاکساری دلیل ہے کمال قرب کی اسواسطے کہ کمال تقرب
کہ مقصود بشر کا ہے یہی ہے کہ اشرف اعضا اپنے کو بقدر پست کرے کہ اپنی اصل خاکی تک پہنچا دیوے اور عذر
اپنے تقصیرات کا پیش نظر رکھے یا یہ خیال کرے کہ مین کمال شوق اور ذوق سے اپنے بادشاہ حقیقی کے قدمبوسی کرتا ہون
اور بساط دونون جہان کا لپیٹے اور کشادہ کرے اپنے دل کو مقام مکاشفے مین اسواسطے کہ یہ مرتبہ کمال اصل
کا ہے اور نہایت ادب سے تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی پاک ہے رب میرا کہ بہت
برتر ہے **فائدہ** جب آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی یعنی پاکی بول اپنے رب کے نام کی کہ سب سے
برتر ہے حضرت نے فرمایا اسکو اپنے سجدے مین داخل کرو پھر بعد سجدے کے پہلے پیشانی پھر ناک اوٹھاکے کمال

ادب سے بیٹھ جاوے اور چونکہ سجدہ نہایت مقام قرب اور ظہور تجلیات جمال شاہی کا ہے اور اس سے سیری نہین
ہوتی اور شاید کچھ عجز و نیاز باقی رہ گیا ہو اور یہ بھی سبب ہیبت کے بعضے مضمون اخلاص کے زبان حال نہین کہنے پایا
اسواسطے حکم ہوا کہ ایک دم ٹھہر کے اور دوبارہ تکبیر بہت ذوق سے پھر سجدے مین جاوے اور دوسری بار عجز و نیاز کرے
اور بھی یہ سجدہ دوسرا دلیل ہے اوپر رفع تکبر کے بسبب حصول قرب کے پھر سر اوٹھاکے اسی طرح دوسری رکعت پڑھے
بعدہ اخیر رکعت مین بعد سجدے کے بیٹھ جاوے گویا یہ بندہ جب سب خدمت اور آداب بجا لایا اور عرض بندگی
اور تعظیم اور عرض حاجات اور تسبیح موافق اپنے حوصلے کے کرچکا تو قابلیت بیٹھنے کی حاصل کی اگرچہ بیٹھنا
ایسے بادشاہ عالیجاہ کے روبرو ترک ادب ہے لیکن مضمون اسکا مثلا یون سمجھنا چاہیے کہ جب بندہ بادشاہون
کے حضور مین ممتاز ہوتا ہے اور اوسکا عجز و نیاز قبول ہوتا ہے اوسکو اجازت بیٹھنے کی ملتی ہے اسواسطے بجا لانے
خدمت کے یا یہ کہ منتظر حکم کا ہے اور اس حال مین بھی بادشاہ کی ثنا کرے کے وزیر کو کہ جو باعث اسکی رسائی کا
بادشاہ تک ہوا ہے بھی سلام کرنا چاہیے اور اپنی بقیہ حاجت بھی بادشاہ سے عرض کرنا چاہیے اسیواسطے
یہ مقام بھی خالی عبادت سے نہین رکھا جیسے تحیت اور درود اور سلام ہے تو چاہیے پہلے بادشاہ کی تعریف کرے
اور کہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنی سب تعریف زبانی اور عبادات بدنی اور عبادات مالی
اللہ ہی کی واسطے ہے پھر بیچ خدمت وزیر کے کہ وسیلہ اس قرب کا ہے وہ کون کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلام بھیجے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی سلام تمپر اے نبی اور
مہر اللہ کی اور خوبیان اوسکی پھر اپنے اوپر اور نیک بندون پر بھی سلام بھیجے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ یعنی سلام ہمپر اور جتنے نیک بندے اللہ کے ہین سب پر پھر نہایت اخلاص سے خدا
کی توحید اور حضرت کی رسالت بیان کرے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی گواہ ہون مین اس بات کا کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور گواہ ہون مین اسکا کہ محمد
بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے جاننا چاہیے کہ یہ گواہی توحید کی ہے کہ خدا کو ایک جانے اور اوسکی بندگی مین
کسی کو شریک نکرے اور پیغمبر صاحب کو اوسکا بندہ جانے اور رسول اوسکا پہچانے اور معلوم کرے کہ ایسے
مضمون زبان پر لانے اور دل مین یقین کرنے سے مسلمان ہوا ہے اور نماز فرض ہوئی فائدہ حضرت علی

علیہ وسلم شب معراج مین جب مقام قرب و اختصاص پر پہونچے بالہام ربانی آپنے یہ ثنا و صفت اللہ کی عرض کی
التحیات للہ والصلوات والطیبات حق تعالی نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت
نے فرمایا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پھر ملائکۂ ملکوت نے جب یہ مرتبہ حضرت کا دیکھا ایکبارگی سب
پکار اٹھے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سوال تشہد مین وحدہ لا شریک لہ کیون نہین
کہا جواب یہ کلمہ واسطے نفی شرک کے ہی اور اس مقام پر سوای توحید کے احتمال شرک کا ہرگز نہین
اسواسطے اسکے کہنے کی کچھ حاجت نتھی فائدہ قعدۂ اخیر کو اسطرح سمجھے کہ یہ وقت دربار کی رخصت کا
ہی سلام کرکے باہر آنا چاہیے اور سلام اسی دربار کے صاحب کا التحیات ہی پھر جب ثنا و صفت بادشاہ حقیقی
اور سلام رسول سے فارغ ہوئے تو کچھ تحفہ خاص رسول کا [illegible] بھیجنا چاہیے کہ باعث خوشنودی خدا اور رسول
دونون کی ہو اسواسطے درود پڑھنا چاہیے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی
ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید یعنی ای خدا رحمت خاص بھیج اوپر محمد اور اوپر آل
محمد کے جیسا کہ رحمت خاص بھیجی تونے اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے تحقیق تو سراہا گیا ہی بزرگی والا اللہم
بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
یعنی ای خدا برکت بھیج اوپر محمد اور آل محمد کے جیسا کہ برکت بھیجی تونے اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے مقرر تو سراہا گیا
ہی بزرگی والا فائدہ درمختار مین ہی کہ ایکبار تمام عمر مین درود پڑھنا فرض ہی حق تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی ای ایمان والو درود بھیجو اوپر رسول کے [illegible] بھیجو سلام کہکر اور واجب ہی جب
حضرت کا ذکر کیا جائے اور سنت ہی بعد التحیات اخیر کے نمازون مین اور مستحب ہی جس وقت ممکن ہو اور حرام ہی وقت
کھولنے سوداگر کے اپنے اسباب کو اور مکروہ ہی نمازون مین سوای قعدۂ اخیر کے جب درود سے فارغ ہو پھر اپنی
عرض حاجت کرے اور یہ دعا کہ آیت قرآنی ہی پڑھے رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی
ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب یعنی ای رب
میرے کر مجکو کہ قائم رکھون نماز اور بعضی میری اولاد کو ای رب قبول کر میری دعا ای رب ہمارے بخش مجکو
اور میرے ماباپ کو اور سب ایمان والون کو جس دن کہ قائم ہو حساب پھر داہنی طرف منہ پھیرے اور کہے